Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۶ / ۳۱	۲۶ شعبان ۱۳۹۷ھ ۔ ۱۳ ظہور ۱۳۵۶ہش ۔ ۱۳ اگست ۱۹۷۷ء	نمبر ۱۸۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۳ ظہور۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔
گرمی کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے۔ آمین

ربوہ ۱۲ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ناسازیٔ طبع کی وجہ سے نمازِ جمعہ پڑھانے کے لئے جامع مسجد اقصیٰ میں تشریف نہ لا سکے حضور کے ارشاد پر نمازِ جمعہ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں قرآن مجید کی آیت کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیْ (المجادلہ ۲۲) تلاوت فرمائی اور پھر اس کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں واضح الفاظ میں اپنا یہ قانون بتایا ہے کہ دُنیا خواہ کتنا زور لگائے لیکن بالآخر خدا اور اس کے رسول ہی دُنیا میں غالب آتے ہیں۔ بے شک درمیان میں ابتلا اور مصائب آتے ہیں لیکن وہ عارضی ہوتے ہیں اور ان کا مقصود مومنوں کو ہوشیار اور چوکس کرنا اور خدا تعالیٰ کی قدرت نمائی کا اظہار ہوتا ہے۔

آپ نے غلبۂ اسلام اور تمکنتِ دین کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا ذکر کرتے ہوئے حضور علیہ السلام کے تصنیف فرمودہ رسالہ الوصیت کا ذکر کیا اور بتایا کہ وصیت کے معنے ایسی نصائح کے ہوتے ہیں جو تاکیدی طور پر یاد رکھنے اور عمل کرنے کے لئے آئندہ نسلوں کو کی جاتی ہیں حضور علیہ السلام نے رسالہ الوصیت میں جن دو اہم نظاموں کا ذکر فرمایا ہے ان میں سے ایک قدرتِ ثانیہ کی عظیم بشارت ہے جو قیامِ خلافت کے ذریعہ پوری ہوئی ہے آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قدرتِ ثانیہ سے خلافت ہی مراد لی ہے اور نہایت واضح طور پر ہمیں بتایا ہے کہ اس کا سلسلہ اب دائمی ہے اور قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور اب دین کا استحکام ترقی اور تمکنت خلافت ہی کے ذریعہ مقدر ہے اور خلافت کا مبارک اور دائمی سلسلہ تجدید دین کی پوری صلاحیت رکھتا ہے۔ ہم سب کا فرض ہے کہ رسالہ الوصیت کو بار بار پڑھیں اور زیرِ مطالعہ رکھیں اور حضور کی وصیت کے مطابق قدرتِ ثانیہ کے مظاہر سے پوری پوری فدائیت اور اخلاص کا تعلق قائم رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین

ہمیں اُس وطن دوستی کو فروغ دینا چاہیئے جو ہمیں ایک متحد اور طاقتور قوم کے سانچے میں ڈھال سکے

آزادی کا مطلب بے لگام ہو جانا نہیں ہے آپ ایک منضبط قوم کی طرح دوسروں کے مفادات کا بھی خیال رکھیں

بانیٔ پاکستان قائدِ اعظم محمد علی جناح کے نہایت اہم اور قیمتی ارشادات

"آزادی کا مطلب بے لگام ہو جانا نہیں ہے۔ اس کے معنی یہ نہیں کہ آپ جو رویّہ چاہیں اختیار کریں اور جو بھی جی میں آئے کر گزریں یہ پرواہ نہ کرتے ہوئے کہ مملکت کے دوسرے لوگوں کے مفادات کیا ہیں۔ آپ پر ایک بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور بجائیکہ آپ دوسروں سے بے پرواہ ہو کر عمل پیرا ہوں اب یہ اور بھی ضروری ہو گیا ہے کہ ہم ایک متحد اور منضبط قوم کی طرح کام کریں اب ہمیں تعمیری جذبہ درکار ہے نہ کہ اُن دنوں کا جنگی جذبہ جب ہم آزادی کے لئے جنگ کر رہے تھے۔"

"اِس اہم اور نازک وقت میں جبکہ ہم بیرونی خطرات سے دوچار ہیں اور اندرونی طور پر بھی ہمیں ایسے پیچیدہ مسائل سے نپٹنا ہے جن کے اثرات بہت دُور تک پہنچتے ہیں اور ہمارے مستقبل کو متاثر کرنے والے ہیں آپ اتحاد اور یکجہتی پیدا کر کے بہت بڑی خدمت انجام دے سکتے ہیں۔ ان حالات میں پھر بھی ممکن ہے کہ بعض لوگ اپنے ذاتی اور خود غرضانہ مقاصد کے لئے ایسی کارروائیاں کریں جو پھوٹ اور تفرقہ کا باعث ہوں۔ اپنے ہی لوگوں میں جو غدّار اور دغا باز ہیں ان سے ہوشیار رہیئے اور ان سے بھی جو آپ کے ذریعے اپنا مطلب نکالنا چاہتے ہیں۔"

(جلسۂ تقسیم اسناد ڈھاکہ یونیورسٹی ۲۴ مارچ ۱۹۴۸ء)

"ہمیں اُس وطن دوستی کو فروغ دینا چاہیئے جو ہمیں ایک متحد اور طاقتور قوم کے سانچے میں ڈھال سکے۔ صرف یہی ایک طریقہ ہے جس سے ہم اپنا مقصد حاصل کر سکتے ہیں وہ مقصد جس کے لئے لاکھوں مسلمانوں نے اپنا سب کچھ کھویا اور جانیں قربان کیں۔"

(اسلامیہ کالج پشاور ۱۲ اپریل ۱۹۴۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۳ ظہور ۱۳۵۶ ہش
۱۳ اگست ۱۹۷۷ء

یومِ آزادی اور ایک محاسبہ

۱۴ اگست ۱۹۷۷ء کو ہم آزادی کی تیسویں سالگرہ اور اکتیسواں یوم آزادی منا رہے ہیں۔ آج سے تیس سال قبل اسی تاریخ کو قائداعظم محمد علی جناح کی ان تھک جدوجہد اور کامیاب مساعی کے نتیجہ میں برصغیر میں پاکستان کی آزاد و خود مختار مملکت معرض وجود میں آئی تھی اور اللہ تعالیٰ کے ایک خاص عطیہ کے طور پر ہم اپنی قسمت کے آپ مالک بنائے گئے تھے یعنی ہمیں اللہ تعالیٰ نے یہ موقع عطا فرمایا تھا کہ ہم ڈیڑھ صدی کے غیر ملکی تسلط کے خاتمہ کے بعد آزادی کی فضا میں سانس لیں اور جانی و مالی قربانیوں کے ذریعہ اپنی آزادی کی حفاظت کر کے اپنی اس نوزائیدہ مملکت کو ترقی دیں اور دیتے چلے جائیں تا آنکہ یہ بام عروج پر پہنچ کر اقوام عالم کی برادری میں باعزت مقام حاصل کرے اور نسبتاً ایک چھوٹا ملک ہونے کے باوجود اسلامی اخلاق و کردار کے بل پر امن و آشتی اور تعمیر و ترقی کی ایک ایسی متوازن مثال قائم کرے جو دنیا کے بڑے ملکوں اور بڑی اقوام کے لئے رہنمائی کا کام دے سکے۔ یہ تھا وہ مطمح نظر اور نصب العین جس کے لئے ہم نے ایک علیحدہ وطن اور مملکت کا مطالبہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے امتحان اور آزمائش کے طور پر ہمیں ہماری منہ مانگی مراد عطا کی۔

آزادی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ اس کے حصول کی یاد کے طور پر آج کا دن ہمارے لئے خوشی منانے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا دن ہے لیکن ساتھ ہی یہ محاسبہ کا بھی دن ہے کہ ہم نے اس نعمت کی کس حد تک قدر کی ہے اور اس کا کہاں تک حق ادا کیا ہے۔ پھر یہ دن اس حقیقت کو سمجھنے اور اس کی اہمیت سے باخبر ہونے کا بھی دن ہے کہ جن اصولوں پر سختی سے کاربند ہو کر قائداعظم نے حصول پاکستان کی جدوجہد میں کامیابی حاصل کی تھی آزادی کی حفاظت، اس کی قدر و منزلت اور مملکت کی تعمیر، ترقی اور خوشحالی کے لئے بھی انہی اصولوں پر سختی سے کاربند رہنا ضروری ہے ان اصولوں کو فراموش کر کے انہیں پس پشت ڈال کر اور عملاً ان کی خلاف ورزی کر کے ہم ترقی و خوشحالی اور استحکام پاکستان کے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

ان اصولوں کا بار بار اعادہ کرنا اور انہیں کبھی فراموش نہ ہونے دینا اس لئے بھی از حد ضروری ہے کہ کئی اعتبار سے آج کا پاکستان وہ پاکستان نہیں ہے جسے ایک امانت کے طور پر قائداعظم نے ہمارے سپرد کیا تھا اور اس لئے نہیں ہے کہ قائداعظم کے بتائے ہوئے اصولوں کو وہ اہمیت نہیں دی گئی جو دی جانی چاہیئے تھی یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ پاکستان کا ایک بازو اس سے کٹ چکا ہے اور اب مشرقی پاکستان اس مملکت خداداد کا حصہ نہیں ہے۔ ایسا کیوں ہوا؟ اس لئے کہ قائداعظم نے اسی اتحاد کو قائم رکھنے کے لئے جسے آپ نے بڑی محنت سے قائم کیا تھا دو زبردست خطروں سے آگاہ کیا تھا ان میں سے ایک خطرہ تھا صوبائی اور علاقائی عصبیت اور دوسرا خطرہ تھا مذہبی اور فرقہ وارانہ اختلافات کو ہوا دینے کا رجحان۔

سو آپ نے ان دو اصولوں پر سختی سے عمل کرایا **اوّل** یہ کہ صوبائی عصبیت کو اپنے درمیان کبھی نہ راہ پانے دو۔ **دوم** یہ کہ مذاہب اور فرقوں کے عقائد اور ان کے اندرونی معاملات میں کبھی دخل نہ دو کیونکہ مذہب اور عقیدہ ہر ایک کا ذاتی معاملہ ہے کاروبار مملکت کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہونا چاہیئے۔ ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ قائداعظم کی رحلت کے بعد ان دونوں اصولوں کی خلاف ورزی میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا گیا۔ اور پوری قوم کو مشرقی پاکستان کی علیحدگی اور تشتت و افتراق کی شکل میں اس کا خمیازہ بھگتنا پڑا۔ ہم ۱۴ اگست کی مناسبت سے کیونکہ یہ تجدید عہد کا دن ہے قائداعظم کے وضع کردہ مذکورہ بالا دونوں اصولوں کو یاددہانی کے طور پر خود آپ ہی کے الفاظ میں ہدیۂ قارئین کرتے ہیں۔

جہاں تک صوبائی عصبیت کا تعلق ہے آپ نے اس سے بہر طور دامن بچانے کی تلقین کرتے ہوئے اسے ایک لعنت اور زہر ہلاہل قرار دیا۔ آپ نے ۱۵ جون ۱۹۴۸ء کو کوئٹہ میونسپل کمیٹی کے استقبالیہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:-

"قدرتی طور پر اس بات سے مجھے سخت تکلیف پہنچتی ہے جب میں بعض پاکستانیوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ صوبائی تعصب کی وبا میں گرفتار ہیں۔ یہ لعنت پاکستان سے دور رہنی چاہیئے۔" (ایک سیاسی ضابطۂ عمل جیسے قائداعظم نے تجویز کیا۔ مرتبہ این اے لسکر صفحہ ۲۵)

اور اسی طرح آپ نے ۲۱ مارچ ۱۹۴۸ء کو ڈھاکہ کے جلسۂ عام میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:-

"اب میں آپ سے کہتا ہوں کہ صوبائی تعصب کو بالکل چھوڑ دیجیئے کیونکہ پاکستان کی رگ و پے میں جب تک یہ زہر رہے گا آپ یقین کیجئے آپ کبھی بھی ایک طاقتور قوم نہیں بن سکتے اور وہ چیز حاصل نہیں کر سکتے جو میں چاہتا ہوں کہ آپ حاصل کریں۔ جب تک آپ اس زہر کو نہیں نکال پھینکیں گے اس وقت تک آپ نہ خود کو مضبوط بنا سکتے ہیں اور نہ ایک حقیقی قوم کے سانچے میں اپنے آپ کو ڈھال سکتے ہیں۔ اگر آپ اپنے آپ کو ایک قوم کے سانچے میں ڈھالنا چاہتے ہیں تو خدا کے لئے اس صوبائی تعصب کو چھوڑ دیجیئے۔"

(ایک سیاسی ضابطۂ عمل جیسے قائداعظم نے تجویز کیا۔ مرتبہ این اے لسکر صفحہ ۲۵، ۲۶)

صوبائی تعصب کی طرح قائداعظم نے فرقہ وارانہ عصبیت کو بھی ایک لعنت قرار دیا اور پاکستانی قوم کو اس عصبیت سے پاک رکھنے کے لئے اولاً قیام پاکستان سے بھی قبل صدر آل انڈیا مسلم لیگ کی حیثیت سے جملہ مذاہب اور مذہبی فرقوں کو پختہ عہد کے رنگ میں ایک یقین دہانی کرائی ۱۹۴۵ء میں آپ نے نہایت واضح الفاظ میں یہ اعلان فرمایا:-

"مسلم لیگ اور میں نے بار بار اس امر کو واضح کر دیا ہے کہ ہم ہر مسلمان فرقے اور غیر مسلم اقلیتوں کے ساتھ انصاف اور حسن سلوک کے علمبردار ہیں۔ مسلم لیگ کے لئے جملہ مذاہب اور فرقوں کی آزادی کا بنیادی اصول ایک عہد کا درجہ رکھتا ہے اور وہ شروع ہی سے اس کی پابند ہے۔ **مسلم لیگ مسلمانوں کے کسی فرقے یا غیر مسلموں اور اقلیتوں کے مذہب اور عقائد میں کبھی مداخلت نہیں کرے گی۔**"

("مسٹر جناح کی بعض حالیہ تحریرات اور تقاریر" (انگریزی) جلد دوم صفحہ ۳۰۶۔ مؤلفہ جمیل الدین احمد شائع کردہ شیخ محمد اشرف کشمیری بازار لاہور ۱۹۴۷ء)

اور قیام پاکستان کے معاً بعد قائداعظم نے ۱۱ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان کی مجلس دستور ساز میں جو یادگار تقریر فرمائی اس میں اپنے اس عہد کا اعادہ کر کے مجلس دستور ساز کو اس امر کا پابند کر دیا کہ وہ قائداعظم اور مسلم لیگ کے اس عہد کی خلاف ورزی نہ کرے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:-

"آپ آزاد ہیں اپنے مندروں میں، مسجدوں اور دوسری عبادت گاہوں میں جانے کے لئے۔ آپ کو پاکستان کی مملکت میں پوری آزادی ہے۔ **خواہ آپ کا تعلق کسی بھی مذہب ذات یا عقیدہ سے ہو اس کا کاروبار مملکت سے کوئی تعلق نہیں۔** ہم اس بنیادی اصول سے آغاز کر رہے ہیں کہ ہم ایک ہی مملکت کے شہری ہیں جن کی حیثیت مساوی ہے"

(نقوش دوام صفحہ ۲۸۵ طبع سوم ۱۹۶۵ء شائع کردہ ادارہ مطبوعات پاکستان کراچی)

آج کے دن کہ یہ ہماری آزادی کا اکتیسواں روز سعید ہے ہمیں یہ محاسبہ کرنا چاہیئے کہ ہم نے قائداعظم کے پاکستان میں قائداعظم کے ان ارشادات اور رہنما اصولوں کا کس حد تک پاس کیا؟ اگر ہم اس محاسبہ کے نتیجہ میں قائداعظم کی طرف واپس لوٹ آئیں تو آج کا دن صحیح معنوں میں ہمارے لئے روز سعید ثابت ہو سکتا ہے اور کاروبار مملکت میں ٹھیک ٹھیک قائداعظم کے نقش قدم پر چلنے کی سعادت ہمارے حصہ میں آسکتی ہے۔

اپنا وطن

فخر۔ تفاخر۔ حفظ۔ امان ‏ ‏ گھر۔ در۔ زر۔ سر۔ تن۔ من۔ جان
نام۔ نمود۔ اعزاز۔ شان ‏ ‏ اپنے وطن پر سب قربان
اپنے وطن پر سب قربان
اپنے وطن پر سب قربان
اپنا وطن ہے۔ پاکستان۔ پاکستان۔ پاکستان

(شیخ روشن دین صاحب تنویر مرحوم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان کی تحریک اور اس کے قیام میں جماعت احمدیہ کا حصہ

(محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد - ربوہ)

۳۰ دسمبر ۱۹۰۶ء کو ڈھاکہ میں آل انڈیا مسلم لیگ کی بنیاد پڑی جس کے حسب ذیل اغراض و مقاصد قرار پائے:-

۱- مسلمانوں میں گورنمنٹ کی نسبت وفادارانہ خیالات کو ترقی دی جائے۔

۲- اپنے اغراض و مقاصد کو اعتدال کے ساتھ گورنمنٹ میں پیش کیا جائے۔

۳- مندرجہ بالا مقاصد کو ملحوظ رکھ کر ہندوستان کی دوسری اقوام سے روا ہم اتحاد کو ترقی دی جاوے۔

یکم دسمبر ۱۹۰۷ء کو لاہور میں پنجاب پراونشل مسلم لیگ قائم کی گئی جو ڈھاکہ کی اصل مسلم لیگ کی صوبائی شاخ تھی۔ (پیسہ اخبار لاہور ۳ دسمبر ۱۹۰۷ء)

پنجاب پراونشل مسلم لیگ کے ابتدائی ممبروں میں خان بہادر سر محمد شفیع صاحب، چوہدری شہاب الدین صاحب، مولوی احمد دین صاحب بی۔اے وکیل اور مولوی محمد علی صاحب ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز قادیان بھی شامل تھے۔ (پیسہ اخبار ۲۳ دسمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۶ کالم ۳)

مقدم الذکر تینوں حضرت مسیح موعودؑ کے گہرے عقیدتمندوں میں اور مؤخر الذکر آپ کے مریدوں میں شامل تھے۔

حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام نے اپنی وفات سے قبل آخری تصنیف "پیغام صلح" میں اس نظریہ کی کہ ہندو اور مسلمان دو الگ الگ قومیں ہیں زبردست تائید کی اور مسلم لیگ کی ضرورت و اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:-

"یہ بات ہر ایک شخص بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ مسلمان اس بات سے کیوں ڈرتے ہیں کہ اپنے جائز حقوق کے مطالبات میں ہندوؤں کے ساتھ شامل ہو جائیں اور کیوں آج تک انکی کانگریس کی شمولیت سے انکار کرتے رہے ہیں اور کیوں آخرکار ہندوؤں کی درستی رائے محسوس کر کے ان کے قدم پر قدم رکھا مگر الگ ہو کر اور ان کے مقابل پر ایک مسلم انجمن قائم کر دی مگر ان کی شراکت کو قبول نہ کیا۔ صاحبو! اس کا باعث دراصل مذہب ہی ہے اس کے سوا کچھ نہیں۔"

(پیغام صلح صفحہ ۲۸-۲۹)

آپ کے اس واضح مسلک کے مطابق احمدیوں کی تمام قومی ہمدردیاں جو ابتداء ہی سے مسلم لیگ کے ساتھ وابستہ ہو گئی تھیں حضرت حاجی الحرمین مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت (مئی ۱۹۰۸ء تا مارچ ۱۹۱۴ء) میں اور زیادہ نمایاں ہو گئیں اور احمدیہ پریس اور احمدی اہل قلم اصحاب میں سے خصوصاً حضرت میر قاسم علی صاحبؓ کی ادارت میں دہلی سے نکلنے والے اخبار "الحق" نے تو مسلم لیگ کی تائید و حمایت میں ایسے ایسے پرزور اور شاندار اداریے اور نوٹ شائع کئے جو اپنی نظیر آپ تھے اور جو تحریک پاکستان کی تاریخ میں ہمیشہ سنہری حروف سے لکھے جائیں گے۔

قادیان سے شائع ہونے والے جرائد و رسائل میں سے اخبار "بدر" نے بھی مسلم لیگ کے حق میں آواز بلند کی۔

(بدر ۵ اکتوبر ۱۹۱۱ء)

اس اخبار نے قائد اعظم محمد علی جناح کے اس بل کا ترجمہ بھی شائع کیا جو آپ نے ۷ مارچ ۱۹۱۱ء کو وائسرائے کی کونسل میں مسودہ قانون وقف علی الاولاد کے تعلق میں پیش فرمایا تھا۔ علاوہ ازیں آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس ۱۹۱۳ء کی منظور شدہ قراردادوں کا مکمل متن بھی شامل اشاعت کیا۔

(اخبار بدر ۲۴ اپریل صفحہ ۱۳، ۱۴)

۱۹۱۳ء سے ۱۹۲۲ء تک کا دور بہت ہنگامہ خیز دور تھا۔ اس میں مسلم لیگ اور کانگریس کے مابین تعاون کی راہ ہموار ہوئی۔ یہ وہ دور تھا جس میں مسلمان عوام اور علماء اوروں کے ہاتھوں کھیل رہے تھے، ملک میں تنہا جماعت احمدیہ ہی ایک دینی جماعت تھی جو ثابت قدمی سے اپنے محبوب امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کی زیر قیادت مسلم لیگ کی حقیقی روح اور بنیادی اغراض و مقاصد کی علمبردار بن کر مسلم قومیت کا پرچم لہراتی رہی اور نہ صرف خود ہندوؤں کے اٹھائے ہوئے فتنوں سے کلیۃً الگ رہی بلکہ اس نے دوسرے مسلمانوں کو بھی ان شرارتوں سے بچانے کا کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ یہی وہ ہیجان خیز دور ہے جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ نے معاہدہ ترکیہ اور مسلمانوں کا رویہ "ترک موالات اور اسلام" جیسی بے نظیر کتابیں لکھ کر مسلمانان ہند کی بروقت راہ نمائی فرمائی اور ان کی صحیح منزل کو متعین کر دیا۔

۱۹۲۳ء میں سنگھٹن کی تحریک نے ہندوؤں کے خوفناک عزائم کو بے نقاب کر دیا تو مسلمانوں کی آنکھیں کھلنا شروع ہوئیں۔ یہاں تک کہ ۱۹۲۷ء میں کتاب "رنگیلا رسول" اور رسالہ "ورتمان" کی اشاعت نے ان پر زلزلہ سا طاری کر دیا اور وہ مسلم لیگی زعماء بھی جو کانگریس کے پلیٹ فارم سے مسلم قوم کی ترقی اور بہبود کی امیدیں لگائے بیٹھے تھے بالآخر حالات کے تقاضے اور حضرت مصلح موعودؓ اور جماعت احمدیہ کی کوششوں سے دوبارہ "جداگانہ نیابت" کی منزل کی طرف پلٹنے پر مجبور ہو گئے۔

جداگانہ نیابت کا بنیادی مطالبہ

اس باب میں حضرت امام جماعت احمدیہ اور آپ کی زیر ہدایت احمدیوں نے جو ناقابل فراموش خدمات انجام دیں وہ اپنی نظیر آپ ہیں۔

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ نے ۲۲، ۲۳ جون ۱۹۲۴ء کو اجلاس مسلم لیگ کے لئے اور ۱۹ جولائی ۱۹۲۵ء کو "آل مسلم پارٹیز کانفرنس" منعقدہ امرتسر کے لئے دو بیش قیمت مضامین سپرد قلم فرمائے جن میں مسلم اقلیت کی قومی حیات کے لئے نہایت قیمتی نصائح فرمائیں۔ پھر ۱۹۲۷ء میں شملہ کانفرنس کے دوران قائد اعظم محمد علی جناح اور دوسرے سیاسی زعماء پر مسلمانوں کی جداگانہ نیابت کی ضرورت روز روشن کی طرح نمایاں کر دکھائی۔ پھر یہ جماعت احمدیہ کے مقدس امام ہی تھے جنہوں نے مسلم لیگ کے ارباب حل و عقد کی توجہ اس اہم انقلابی نکتہ کی طرف مبذول کرائی کہ:-

"مسلم کی تعبیر مذہبی خیال سے اور ہے اور سیاسی نقطہ خیال سے اور۔ مذہبی نقطہ خیال سے تو مختلف فرق اسلام کے نزدیک وہ لوگ مسلم ہیں جو ان اصولی مسائل میں جن پر وہ اپنے نزدیک بنائے اسلام رکھتے ہیں متفق ہوں اور سیاسی نقطہ خیال کے مطابق ہر شخص جو رسول کریمؐ پر ایمان لانے کا مدعی ہے اور آپ کی شریعت کو منسوخ نہیں قرار دیتا اور کسی جدید شریعت کا قائل نہیں ہے مسلم کے دائرہ کے اندر آجاتا ہے...... پس ضروری ہے کہ مسلم لیگ کے دروازے ہر ایک اس فرقہ کے لئے کھلے ہوں جو اپنے آپ کو مسلم کہتا ہے خواہ اس کو دوسرے فرقوں کے لوگ مذہبی نقطہ نگاہ سے کافر ہی سمجھتے ہوں اور اس کے کفر پر تمام علماء کی مہریں ثبت ہوں۔"

(اساس الاتحاد صفحہ ۴۳)

مسلم کی یہی تعریف آئندہ چل کر مسلمانان ہند کو مسلم لیگ کے واحد پلیٹ فارم پر جمع کرنے کا موجب بنی۔ جس کے نتیجہ میں تحریک پاکستان کی منزل کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔ چنانچہ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی نے مسلم لیگ کانفرنس میرٹھ میں فرمایا:-

"اس (مسلم لیگ) نے اپنے دستور میں اعلان کر دیا ہے کہ ہماری مراد مسلم کے لفظ سے صرف اس قدر ہے کہ اس میں شریک ہونے والا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کا دعویٰ رکھتا ہو اور اس کا کلمہ پڑھتا ہو کیونکہ مسلم لیگ کوئی مفتیوں کی جماعت نہیں۔ علماء کے فتاویٰ اپنی جگہ پر قائم رہیں گے صرف غیر کلمہ گویوں کے مقابلہ میں قدرے توسیع کی گئی ہے۔
(خطبۂ صدارت ص۱۵-۱۶)

حضرت امام جماعت احمدیہ نے مسلم لیگ کو مضبوط بنانے کے لئے ہمیشہ ہر ممکن اخلاقی، آئینی اور مالی ذرائع سے اعانت فرمائی اور صدر انجمن احمدیہ کا ریکارڈ اور مطبوعہ لٹریچر اس کی منہ بولتی شہادت دیتا ہے۔ ارجن سنگھ صاحب عاجز ایڈیٹر اخبار "رنگین" امرتسر نے اپنی کتاب "سیر قادیان" میں لکھا ہے:۔

"جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ احمدی جماعت مسلم لیگ کے طرزِ عمل کی حامی ہے۔ چنانچہ ذمہ دار احمدیوں سے تبادلہ خیالات کرنے کے بعد ہمیں معلوم ہوا ہے کہ ان لوگوں نے مسلم لیگ کے مقاصد کی تکمیل کی خاطر ہزار ہا روپیہ خرچ کرنے کے علاوہ اپنی تمام کوششیں مسلم لیگ کی کامیابی کے لئے وقف رکھی ہوئی ہیں۔"

نہرو رپورٹ کے خلاف جدوجہد

نہرو رپورٹ نے ملک میں وحدانی طرزِ حکومت کی تائید کر کے مسلمانوں کو مستقل طور پر ہندوؤں کا غلام بنانے کی سازش کی تھی جسے ناکام بنانے کا سہرا حضرت امام جماعت احمدیہ میرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کے سر ہے جنہوں نے ۱۹۲۸ء میں "مسلمانوں کے حقوق اور نہرو رپورٹ" کے نام سے ایک باطل شکن کتاب لکھی اور مسلمانوں کے مطالبات کا ناقابل تردید دلائل کے ساتھ معقول ہونا ثابت کیا نیز مسلمانوں کو یہ بھی نصیحت فرمائی:۔

"میں یہ نہیں کہتا کہ ہندوستان کی آزادی کے لئے کوشش نہ کرو بلکہ انگلستان نے فیصلہ کر دیا ہے کہ ہندوستان کو نیابتی حکومت کا حق ہے اس کے لئے جو کوشش کی جائے اس میں اپنے دوسرے بھائیوں کے شریک ہوں مگر جو چیز مجھ پر گراں ہے اور میرے دل کو بٹھائے دیتی ہے وہ یہ ہے کہ مسلمان اپنے حقوق کی حفاظت کئے بغیر آئندہ طریق حکومت پر راضی ہو جائیں اس کے نتائج نہایت تلخ اور نہایت خطرناک نکلیں گے اور مسلمانوں کو چاہیئے کہ جب تک کہ دونوں مسلم لیگ کی پیش کردہ تجاویز کو قبول نہ کر لیا جائے اس وقت تک وہ کسی صورت میں بھی سمجھوتے پر راضی نہ ہوں ورنہ جو خطرناک صورت پیدا ہو گی اس کا تصور کر کے بھی دل کانپتا ہے۔"
(مسلمانوں کے حقوق اور نہرو رپورٹ ص۳۶)

اس زمانہ میں رئیس الاحرار مولانا محمد علی صاحب جوہر نے اپنے اخبار "ہمدرد" ۲۶ر ستمبر ۱۹۲۷ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ اور آپ کی جماعت کی اسلامی خدمات پر زبردست خراج تحسین ادا کیا۔ چنانچہ انہوں نے لکھا ہے:۔

"ناشکر گزاری ہو گی کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد اور ان کی اس منظم جماعت کا ذکر ان سطور میں نہ کریں جنہوں نے اپنی تمام تر توجہات بلا اختلافِ عقیدہ تمام مسلمانوں کی بہبودی کے لئے وقف کر دی ہیں۔ یہ حضرات اس وقت اگر ایک جانب مسلمانوں کی سیاست میں دلچسپی لے رہے ہیں تو دوسری طرف مسلمانوں کی تنظیم، تبلیغ و تجارت میں بھی انتہائی جدوجہد سے منہمک ہیں اور وہ وقت دور نہیں جبکہ اسلام کے اس منظم فرقہ کا طرزِ عمل سوادِ اعظم اسلام کے لئے بالعموم اور ان اشخاص کے لئے بالخصوص جو بسم اللہ کے گنبدوں میں بیٹھ کر خدمت اسلام کے بلند بانگ و در باطن ہیچ دعاوی کے خوگر ہیں مشعلِ راہ ثابت ہو گا۔ جن اصحاب کو جماعت قادیان کے اس جلسہ عام میں جس میں مرزا صاحب موصوف نے اپنے عزم اور طریق کار پر اظہار خیالات فرمایا شرکت کا شرف حاصل ہوا ہے وہ ہمارے خیال کی تائید کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔"
(ہمدرد دہلی ۲۶ر ستمبر ۱۹۲۷ء)

اسی طرح اخبار "مشرق" گورکھپور نے لکھا:۔

"جناب امام صاحب جماعتِ احمدیہ کے احسانات تمام مسلمانوں پر ہیں۔ آپ ہی کی تحریک سے "ورتمان" پر مقدمہ چلایا گیا، آپ ہی کی جماعت نے "رنگیلا رسول" کے معاملہ کو آگے بڑھایا، سرفروشی کی اور جیل خانے جانے سے خوف نہیں کھایا، آپ ہی کے پمفلٹ نے جناب گورنر صاحب بہادر پنجاب کو عدل و انصاف کی طرف مائل کیا۔ آپ کا پمفلٹ ضبط کر لیا مگر اس کے اثرات کو زائل نہیں ہونے دیا اور لکھ دیا کہ اس پوسٹر کی ضبطی محض اسلئے ہے کہ اشتعال نہ بڑھے اور اس کا تدارک نہایت عادلانہ فیصلے سے کر دیا اور اس وقت ہندوستان میں جتنے فرقے مسلمانوں کے ہیں سب کسی نہ کسی وجہ سے انگریزوں یا ہندوؤں یا دوسری قوموں سے مرعوب ہو رہے ہیں صرف ایک احمدی جماعت ہے جو قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی طرح کسی فرد یا جمعیت سے مرعوب نہیں ہے اور خاص اسلامی کام سرانجام دے رہی ہے۔" (مشرق ۲۲ر ستمبر ۱۹۲۷ء)

۱۹۴۵ء کے انتخابات

وائسرائے ہند لارڈ ویول نے ۱۹ر ستمبر ۱۹۴۵ء کو ملک میں نئے انتخابات کرانے کا اعلان کر دیا۔ اس پر قائدِ اعظم محمد علی جناح نے مسلمانانِ ہند کے نام پیغام دیا کہ:۔

"ہمارے پیشِ نظر اہم مسئلہ آئندہ انتخابات کو خاص اہمیت حاصل ہے انتخابات ہمارے لئے ایک آزمائش کی صورت رکھتے ہیں ۔۔۔۔۔ ہم رائے دہندگان کی اس امر کے بارے میں دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ کیا وہ پاکستان چاہتے ہیں یا ہندو راج کے ماتحت رہنا چاہتے ہیں؟ مجھے معلوم ہے کہ ہمارے خلاف بعض طاقتیں کام کر رہی ہیں اور کانگرس ارادہ کئے بیٹھی ہے کہ ہماری صفوں کو ان مسلمانوں کی امداد سے پریشان کر دیا جائے جو ہمارے ساتھ نہیں ہیں بلکہ ہمارے دشمنوں کے ساتھ ہیں۔ یہ مسلمان ہمارے خلاف مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے کام میں بطور کارندے استعمال کئے جا رہے ہیں۔ یہ مسلمان سدھائے ہوئے پرندے ہیں یہ صرف شکل و صورت کے اعتبار سے ہی مسلمان ہیں۔"
(اخبار انقلاب لاہور ۸ر اکتوبر ۱۹۴۵ء ص۸)

جہاں (قائداعظم کی اصطلاح کے مطابق) "کانگرس کے سدھائے ہوئے" علماء نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ مرکزی اور صوبائی انتخابات کے ذریعہ تحریک کا نام و نشان تک مٹا ڈالیں وہاں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ نے ۲۲ر اکتوبر ۱۹۴۵ء کو ایک مفصّل مضمون میں اعلان کر دیا کہ:۔

"آئندہ الیکشنوں میں ہر احمدی کو مسلم لیگ کی تائید کرنی چاہیئے تا انتخابات کے بعد مسلم لیگ بلا خوف تردید کانگرس سے یہ کہہ سکے کہ وہ مسلمانوں کی نمائندہ ہے۔ اگر ہم اور دوسری مسلمان جماعتیں ایسا نہ کریں گی تو مسلمانوں کی سیاسی حیثیت کمزور ہو جائیگی اور ہندوستان کے آئندہ نظام میں ان کی آواز بے اثر ثابت ہو گی اور ایسا سیاسی اور اقتصادی دھکا مسلمانوں کو لگے گا کہ اور چالیس پچاس سال تک ان کا سنبھلنا مشکل ہو جائے گا اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ کوئی عقلمند اس حالت کی ذمہ داری اپنے پر لینے کو تیار رہو۔"
(الفضل ۲۲ر اکتوبر ۱۹۴۵ء ص۱)

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ اس جماعتی پالیسی کے اعلان سے قبل اپنے ایک خط میں بھی مسلم لیگ کی تائید میں ہدایت جاری فرما چکے تھے۔ اس خط کی نقل قائدِ اعظم محمد علی جناح کی خدمت میں بھجوائی گئی تو آپ نے امام جماعت احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائدین کرام "سرمائے خدمت" کی وصولی کے لئے کوشش فرمائیں! (مہتمم مال)

کے اس فیصلہ پر خوشی و مسرت کا اظہار فرمایا اور جماعت احمدیہ کے الفاظ پریس میں بغرضِ اشاعت بھجوا دیئے جو ایسوسی ایٹڈ پریس آف انڈیا کے حوالے سے مسلم اخبار "ڈان" (دہلی) نے اپنی ۸ راکتوبر ۱۹۴۵ء کی اشاعت میں چھپے۔

جماعت احمدیہ نے اپنے دینی پیشوا کی آواز پر کس طرح شاندار طریق سے والہانہ لبیک کہا اور مسلم لیگ کو کامیاب کرانے میں جو عظیم خدمت انجام دی۔ اس کا اندازہ مجلس احرارِ اسلام قادیان کے ایک کتابچہ "مسلم لیگ اور مرزائیوں کی آنکھ مچولی پر مختصر تبصرہ" سے بآسانی لگ سکتا ہے یہ کتابچہ اکتوبر ۱۹۴۶ء میں شائع کیا گیا اور اس میں مسلم لیگ اور جماعت احمدیہ کے قدیمی مراسم و روابط کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔

"صرف مسلم لیگ پارٹی ہی ایسی پارٹی تھی جس کے ساتھ مرزائیوں کو کچھ توقعات تھیں کیونکہ سر ظفر اللہ خان مرزائی ۱۹۳۱ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر رہ چکے تھے...... کانگریس اور مسلم لیگ میں ٹھنیاں بڑھیں اور پاکستان کا مطالبہ شروع ہوا....... مرزا محمود اور اس کی پروپیگنڈا ایجنسی نے مسٹر جناح سے خط و کتابت کی مسٹر جناح نے یہ نہ سوچا کہ یہ پولیٹیکل پالیسی اسلام کو کیا نقصان پہنچائے گی آخر مسٹر جناح نے مرزائیوں کو مسلم لیگ میں شامل کر لیا...... بمبر جولائی ۱۹۴۴ء کو لاہور میں مسلم لیگ کی آل انڈیا کونسل کا اجلاس ہوا۔ مولانا عبد الحامد بدایونی....... نے اس کونسل کے اجلاس میں ایک قرارداد پیش کرنے کا نوٹس دیا کہ مرزائی چونکہ مسلمان نہیں ہیں اس لئے ان کو نکال دیا جائے .... جب یہ قرارداد پیش ہوئی تو مسٹر جناح نے اس پر بحث کی اجازت نہ دی۔ بھلا لیگی نقارخانے میں مذہبی باتیں کس طرح کامیاب ہو سکتی ہیں وہاں تو ہر بات میں جناح یا خارج نما لیگی امراء کے رحم پر لیگ میں رہنا پڑتا ہے۔... .... چنانچہ سال ۱۹۴۵ء میں جب ویول کانفرنس کے بعد انتخابات کا زمانہ شروع ہوا تو مرزائیوں اور لیگیوں میں خفیہ ساز باز شروع ہوئی .... مرزا محمود خلیفہ قادیان نے اکتوبر کے مہینہ میں ایک اہم اعلان کیا (آگے اس اعلان کے بعض فقرے درج کرنے کے بعد لکھا) یہ مقالہ کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ اس کے بعد مسٹر جناح نے کوئٹہ میں تقریر کی اور مرزا محمود کی پالیسی کو سراہا اس کے بعد سنٹرل اسمبلی کے الیکشن ہوئے تو تمام مرزائیوں نے مسلم لیگ کو ووٹ دیئے یہاں تک کہ جب مولانا ظفر علی خان ایڈیٹر زمیندار لاہور جو کسی زمانہ میں مرزائیوں کے شدید ترین دشمن تھے ان کا مسٹر گابا کا مقابلہ ہوا تو صدر ضلع لیگ گورداسپور نے مرزا محمود احمد قادیانی کو ایک چٹھی لکھی جس میں مرزائیوں کو صاف طور پر مسلمان قوم تسلیم کیا گیا (چٹھی کی نقل کے بعد لکھا ہے) اس چٹھی پر تمام مرزائی بٹالہ گئے بٹالہ کے مسلم لیگی کارکنوں نے ان سے معانقے کئے ووٹ مولانا ظفر علی خان کے حق میں گذارے گئے۔ دیگر بعض مسلم لیگ کے لیڈر لاہور سے بذریعہ کار تشریف لا کر اپنی آنکھوں سے یہ نظارہ دیکھتے رہتے"

(صفحہ ۱۸، ۱۹)

جماعت احمدیہ نے اس معرکہ میں جس شان سے حصہ لیا اُس کا اندازہ مؤرخِ پاکستان مولانا رئیس احمد صاحب جعفری کے مندرجہ ذیل الفاظ سے بھی بخوبی لگ سکتا ہے۔ مولانا نے اپنی کتاب "قائد اعظم اور ان کا عہد" میں زیر عنوان "اصحاب قادیان اور پاکستان" حضرت امام جماعت احمدیہ کے بیان جاری فرمودہ ۲۱ راکتوبر ۱۹۴۵ء کے اقتباسات نقل کرنے کے بعد لکھا:۔

"مسلم قوم کی مرکزیت، پاکستان یعنی ایک آزاد اسلامی حکومت کے قیام کی تائید، مسلمانوں کے یاس انگیز مستقبل پر تشویش، عامۃ المسلمین کی صلاح و فلاح نجاح و مرام کی کامیابی، تفریق بین المسلمین کے خلاف برہمی اور غصہ کا اظہار کون کر رہا ہے؟ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور جماعت حزب اللہ۔ داعی اور امام الہند؟ نہیں۔ پھر کون؟ جو لوگ جن کے خلاف کفر کے فتووں کا پشتارہ موجود ہے جن کی نامسلمانی کا چرچا گھر گھر ہے۔ جن کا ایمان، جن کا عقیدہ مشکوک مشتبہ اور محلِ نظر ہے۔

کیا خوب کہا ہے ایک شاعر نے

کامل اس فرقہ زہاد سے اٹھا نہ کوئی
کچھ ہوئے تو یہی رندانِ قدح خوار ہوئے"

(قائد اعظم اور ان کا عہد صفحہ ۴۲۰ تا ۴۲۲)

○

امراء اضلاع، صدر صاحبان، مربیان و معلّمین سلسلہ متوجہ ہوں

امسال جامعہ احمدیہ میں واقفین زندگی طلباء کے داخلہ کا انٹرویو انشاء اللہ عید الفطر کے بعد ۲۱ ستمبر (بروز منگل) ہوگا۔ جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد بڑھانے کے لئے ۱۹۷۱ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ:۔

"ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے۔"

میٹرک کا امتحان ختم ہو چکا ہے آپ کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ براہ مہربانی مجلس مشاورت کے فیصلہ کے مطابق آپ اپنے حلقہ کے نوجوانوں کو وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک فرما دیں اور اپنے ضلع سے زیادہ سے زیادہ میٹرک پاس طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوانے کی کوشش فرما دیں۔ تاکہ ان کا انٹرویو لے کر جنہیں مناسب سمجھا جائے۔ اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخل کر دیا جائے۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ الیف۔ اے، بی۔ اے و ایم اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔

امید ہے کہ آپ اس بارہ میں جو کوشش فرمائیں گے اس سے وکالت دیوان تحریک جدید کو مطلع فرمائیں گے۔ نیز آپ کی تحریک کے نتیجہ میں جس قدر نوجوان اپنی زندگیاں پیش کریں ان کے نام و ولدیت مع مکمل پتے سے بھی مطلع فرمائیں گے تاکہ انٹرویو سے پہلے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی مکمل کی جا سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

قائدین مجالس فوری توجہ فرماویں

جیسا کہ آپ کو قبل ازیں اطلاع دی جا چکی ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۲۱-۲۲-۲۳ راکتوبر کو ہو رہا ہے انشاء اللہ العزیز!

اجتماع کے موقع پر شوریٰ کے لئے قائدین اپنی مجالس کی طرف سے تجاویز جلد بھجوا دیں تاکہ ایجنڈا بروقت تیار کر کے ان کی خدمت میں بھجوایا جا سکے۔ اسی طرح نمائندگان شوریٰ کے اسماء سے بھی جلد مطلع فرما دیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خدام ماہِ اگست کے دوران

"اسلامی اصول کی فلاسفی"

کا مطالعہ کریں! (مہتمم تعلیم)

قائدین کرام اگلے سال کیلئے فہرست تجنید اور تشخیص بجٹ ماہ اگست میں ارسال فرمادیں! (مہتمم تجنید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاقِ فاضلہ

مرتبہ: مکرم سید شمشاد احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ احمدیہ

(۲)

دوستوں کے وجود سے راحت:

فرمایا:-

"جو شخص ایسا خیال کرتا ہے کہ آنے میں اس پر بوجھ پڑتا ہے یا ایسا سمجھتا ہے کہ یہاں ٹھہرنے میں ہم پر بوجھ ہوگا اسے ڈرنا چاہیئے کہ وہ شرک میں مبتلا ہے ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ اگر سارا جہان ہمارا عیال ہو جائے تو ہمارے مہمات کا متکفل خدا تعالیٰ ہے۔ ہم پر ذرا بھی بوجھ نہیں ہیں تو دوستوں کے وجود سے بڑی راحت پہنچتی ہے یہ وسوسہ ہے جسے دلوں سے دور پھینکنا چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۵۵)

نوکروں سے مہربانی اور حسنِ سلوک:

ایک دفعہ حضرت اقدس نے اپنے خادم حامد علی کو اپنی ڈاک ڈاک خانہ میں ڈالنے کو دی۔ اسے وہ کہیں فراموش ہو گئی ایک ہفتہ کے بعد کوڑے کرکٹ کے ڈھیر سے اسکے برآمد ہونے پر حامد علی کو بلوا کر اور خطوط دکھا کر بڑی نرمی سے صرف اتنا ہی کہا:-

"حامد علی تمہیں نسیان بہت ہو گیا ہے فکر سے کام کیا کرو۔"

(جلد اول صفحہ ۵۷)

سوالی اور حضرت اقدسؑ

ایک دن ایک سائل نے بعد نماز فراغت جبکہ حضرت اقدس اندرون خانہ تشریف لے جارہے تھے سوال کیا مگر ہجوم کے باعث اس کی آواز اچھی طرح نہ سنی جاسکی۔ اندر جاکر جلد واپس تشریف لائے اور خدام کو سوالی کے بلانے کے لئے ادھر ادھر دوڑایا مگر وہ نہ ملا شام کو وہ پھر آیا۔ اس کے سوال کرنے پر آپ نے اپنی جیب سے نکال کر کچھ دیا چند یوم کے بعد ایک تقریب پر آپ نے فرمایا:-

"اس دن جو وہ سائل نہ ملا میرے دل پر ایسا بوجھ تھا کہ جس نے مجھے سخت بیقرار کر رکھا تھا اور میں ڈرتا تھا کہ مجھ سے معصیت سرزد ہوئی ہے کہ میں نے سائل کی طرف دھیان نہ کیا اور یوں جلدی اندر چلا گیا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ وہ شام کو واپس آگیا ورنہ خدا جانے میں کس اضطراب میں پڑا رہتا اور میں نے دعا بھی کی تھی کہ اللہ تعالیٰ اسے واپس لائے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۵۹)

ہر ایک سے نیکی کا سلوک:

ایک شخص نے پوچھا کہ حکام اور برادری کے ساتھ کیسا سلوک کریں اس پر حضورؑ نے فرمایا:-

"ہر ایک سے نیک سلوک کرو۔ حکام کی اطاعت اور فرمانبرداری ہر مسلمان کا فرض ہے۔ ...... برادری کے حقوق ہیں ان سے بھی نیک سلوک کرنا چاہیئے البتہ ان باتوں میں جو اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے خلاف ہیں ان سے الگ رہنا چاہیئے۔ ہمارا اصول تو یہ ہے کہ ہر ایک سے نیکی کرو اور خدا تعالیٰ کی کل مخلوق سے احسان کرو۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۶۰)

خوفِ خدا:

فرمایا:- "رات کے وقت جب سب طرف خاموشی ہوتی ہے اور ہم اکیلے ہوتے ہیں اس وقت بھی خدا کی یاد میں دل ڈرتا رہتا ہے کہ وہ بے نیاز ہے"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۶۴)

خدمتِ دین:

فرمایا:- "جو حالت میری توجہ کو جذب کرتی ہے اور جسے دیکھ کر میں دعا کے لئے اپنے اندر تحریک پاتا ہوں وہ ایک ہی بات ہے کہ میں کسی شخص کی نسبت معلوم کروں کہ یہ خدمتِ دین کے سزاوار ہے اور اس کا وجود خدا تعالیٰ کے لئے، خدا کے رسول کے لئے، خدا کی کتاب کے لئے اور خدا کے بندوں کے لئے نافع ہے ایسے شخص کو جو درد و الم پہنچتا ہے وہ درحقیقت مجھے پہنچتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۲۲)

زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کرنے کی تعلیم:

فرمایا:-

"اہل تقویٰ کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں۔ ...... میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظرِ استخفاف سے دیکھیں خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے۔ یہ ایک قسم کی تحقیر ہے۔ جس کے اندر حقارت ہے ڈر ہے کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے اور اس کی ہلاکت کا باعث ہو جاوے بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے اس کی دلجوئی کرے اس کی بات کی عزت کرے کوئی چڑ کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہنچے خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ...... تم ایک دوسرے کا چڑ کے نام نہ لو یہ فعل فساق و فجار کا ہے جو شخص کسی کو چڑاتا ہے وہ نہ مرے گا جب تک وہ خود اسی طرح مبتلا نہ ہوگا۔ اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو جب ایک ہی چشمہ سے کُل پانی پیتے ہو تو کون جانتا ہے کہ کس کی قسمت میں زیادہ پانی پینا ہے۔ مکرم و معظم کوئی دنیاوی اصولوں سے نہیں ہو سکتا خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۶)

بیوی سے بدسلوکی پر اظہارِ ناراضگی:

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص سفر میں تھا اس نے اپنی بیوی کو لکھا کہ اگر وہ بدیدن خط اس کی طرف روانہ نہ ہوگی تو اسے طلاق دے دی جائے گی جب اس بات کا علم آپ کو ہوا تو آپ نے فرمایا:-

"جو شخص اس قدر جلدی قطع تعلق کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے تو ہم کیسے امید کر سکتے ہیں کہ ہمارے ساتھ اس کا پکا تعلق ہے۔"

اسی قسم کا ایک اور واقعہ ہے کہ ایک شخص نے بڑی چاہ سے ایک شریف لڑکی کے ساتھ نکاح ثانی کیا مگر بعد ازاں بہت خفیف عذر پر دس ماہ کے اندر ہی انہوں نے چاہا کہ اس سے قطع تعلق کر لیا جائے۔ اس پر حضور کو بہت سخت ملال ہوا اور آپ نے فرمایا:-

"مجھے اس قدر غصہ ہے کہ میں اسے برداشت نہیں کر سکتا اور ہماری جماعت میں ہو کر یہ ظالمانہ طریق اختیار کرنا سخت عیب بات ہے۔"

چنانچہ دوسرے دن پھر حضور علیہ السلام نے یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ:-

"وہ صاحب اپنی نئی دوسری بیوی کو علیحدہ مکان میں رکھیں جو کچھ زوجہ اول کو دیویں وہی اسے دیویں۔ ایک شب ادھر رہیں تو ایک شب ادھر رہیں اور دوسری عورت کوئی لونڈی غلام نہیں ہے بلکہ بیوی ہے اسے زوجہ اول کا دست نگر کرکے نہ رکھا جائے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲)

محض للہ صبر کرنا:

ایک دفعہ آپ نے فرمایا:-

"ہم اگر مقدمہ باز ہوتے تو جس وقت ڈگلس صاحب نے کہا تھا کہ تم مقدمہ کرو تو ہم اس وقت کر دیتے اور ایک تھیلا بھرا ہوا ہمارے پاس ہے جس میں گندی سے گندی گالیاں دی گئیں ہیں اگر ہم چاہتے تو ان پر مقدمہ کرتے لیکن ہم نے محض للہ صبر کیا ہوا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۱۵)

○

قائدین اپنی اپنی مجالس کی طرف سے شوریٰ کے لئے تجاویز ۲۵ اگست تک بھجوادیں! (مہتمم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطب

اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں۔ اوقات صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک ہیں۔ باہر کے احباب مفصل حالات بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان مرحوم

مشہور دواخانہ

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۲۸۴۴

ہر قسم کی کاروں اور جیپوں کی کمانیوں

اور

پٹوں نیز کاروں جیپوں کے سلنسر بکس اور سلنسر پائپ کیلئے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں

میاں بھائی آٹو سٹور

۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور

انٹرنیشنل آٹو کارپوریشن چوک چوبرجی لاہور

فون نمبر سیل ڈپو ۔ ۶۳۴۶۳۱۱

فون ملز ۲۷۹۴۶ ــــ فون آفس ۲۲۴۸۲

سفینہ انڈسٹریز لمیٹڈ

مقبول روڈ

ــــ لائلپور ــــ

امپورٹر ـــــ ایکسپورٹر

لون ۔ وائل ۔ پردہ کلاتھ ۔ پاپلین
جاذبِ نظر ۔ دیدہ زیب ہر گھر کی پسند

آفس

منڈی گلی ۔ ریل بازار ۔ لائلپور

ماہنامہ

خالد

ربوہ

ماہنامہ "خالد" نوجوانوں کی عالمگیر تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ کا مرکزی ترجمان ہے۔ اس بلند پایہ مجلہ میں مجلسی سرگرمیوں کے ساتھ نوجوانوں کے مناسب حال نہایت عمدہ علمی و تربیتی مضامین پیش کئے جاتے ہیں مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین کے علاوہ دیگر احباب کے لئے "خالد" کا مطالعہ یقیناً بہت مفید ہوگا۔

سالانہ قیمت دس روپے ہے

(مینجر ماہنامہ "خالد" ربوہ)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے

اپنے معروف ادارہ

گلوب ٹمبر کارپوریشن

(گورنمنٹ کنٹریکٹر)

۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ۔ لاہور پر

تشریف لائیے!

فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۴۲ ÷ رہائش ۶۲۹۳۰ ÷ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷۱۰۷۰۰

احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

جدید فیشن کے مطابق

سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات

اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کے لئے

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ
شاہراہ قائد اعظم لاہور

فون نمبر ۵۲۶۲۳

ہر قسم کا سامان سائنس اچھی نرخوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

فون ۶۳۲۵۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے

پاک ٹمبر

۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ
لاہور

فون نمبر:۔ ۶۲۶۱۸

ــــ کو ہمیشہ یاد رکھیں ــــ

الفضل میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیے (مینجر)

بیرونی ممالک سے آنیوالے سامان کی بروقت

کسٹم سے کلیرنس

کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں

CONTINENTAL CARGOSERVICES

(APPROVED CUSTOM CLEARING AND FORWARDING AGENT)

پروپرائٹر شیخ مبشر احمد

پتہ:۔ ۱۲۔ ڈی (تیسری منزل) موتی بلڈنگ
ایم۔ اے۔ جناح روڈ
کراچی (فون نمبر ۲۲۰۴۶۲)

کپڑے کی مشہور دوکان

الفردوس

۸۵۔ بی انارکلی۔ لاہور

الفردوس شال مرچنٹ

ہمارے ہاں ہر قسم کی گرم کشمیری کامدار شالیں۔ زنانہ و مردانہ دھسّے اور گرم مرینہ تھوک و پرچون واجبی داموں پر دستیاب ہیں نیز ریڈی میڈ کرتے شلواریں سوٹ وغیرہ بھی ہر قسم مل سکتے ہیں۔

الفردوس شال مرچنٹ

۸۵۔ انارکلی۔ لاہور

خوشخبری

احمدی بھائیو۔ خدا تعالیٰ کے فضلوں، احمدیت کی برکتوں اور آپکے تعاون سے

نیو پاک جیولرز (فون ۴۱۰۹۷۴)

۱۲۔ ذیلدار روڈ۔ اچھرہ۔ لاہور

ـــــــ

شب و روز آپ کی خدمت میں مشغول ہے۔ اس خدمت کو مزید آگے بڑھانے کے لئے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیو پاک جیولرز کی ایک اور شاخ

۱۱۱۔ فیروز پور روڈ (نزد گلیکسی سینما) لاہور

کا بہت جلد افتتاح ہو رہا ہے

انتظار فرمائیے!

پروپرائٹر

میاں عظیم قادر اینڈ سنز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

TOYOTA ٹویوٹا کاریں

ہوم ڈیلیوری سکیم کے تحت بکنگ جاری ہے

ہر پاکستانی جو چھ ماہ تک یا اس سے زیادہ مدت تک ملک سے باہر مقیم رہا ہو اپنے ساتھ یا الگ بک کروا کر ایک کار پاکستان لا سکتا ہے۔ یا دو سال سے زائد مدت تک ملک سے باہر مقیم رہا ہو تو بطور تحفہ اپنے خاندان کے ایک فرد کو بھجوا سکتا ہے۔ مزید تفصیلات اور ٹویوٹا کاروں کی بکنگ کے لئے براہِ کرم پتہ ذیل پر رجوع فرماویں۔

اندرونِ ملک مقیم حضرات اور ادارے پرمٹ پر فوری ڈیلوری حاصل فرماویں۔ علاوہ ازیں ہینو ٹرک۔ بیڈ فورڈ ٹرک اور بس چیسیز کی خریداری کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

فون ۳۹۳۳

ٹیلیگرام AUTOBED

محمود موٹرز
ڈیلر نیشنل موٹرز لمیٹڈ
کلکتہ ہاؤس۔ کچہری روڈ سرگودھا

خالص سونے چاندی کے زیورات

جدید ڈیزائنوں میں بنوانے
اور
خرید و فروخت کے لئے
نیز
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی انگوٹھیاں
دیدہ زیب ڈیزائنوں میں خریدنے کا اعلیٰ مرکز

پاک گولڈ سمتھ

میاں عبدالسلام عبدالمنان ناصر
عقب جمال بیکری۔ گولبازار۔ ربوہ
فون ۵۵

گرتے بالوں کی دوا

HAIR CURE
ہیئر کیور

چار کیپسولز کا مکمل کورس ۵۰/۱۲ ہیں ملک بھر میں دستیاب ہے۔ ۶۵ کیورز ہیں سے کسی کی قیمت بھی کمپنی کے مقررہ نرخ سے زیادہ ادا نہ کریں۔
کیورٹیو سسٹم آف میڈلیسن کے کاروباری مسائل کے لئے ہمارے مرکزی دفتر یا اپنے قریبی کیورٹیو سنٹر سے رجوع کریں۔
کیورٹیو میڈلیسن کمپنی رجسٹرڈ ۸۰ کیولری گراؤنڈ لاہور کینٹ
۱۔ لاہور کیورٹیو سنٹر پڑی بی کیمسٹ ۸ اکمرشل بلڈنگ۔ ۲۔ لائلپور کیورٹیو سنٹر ڈار کلینک متصل مسلم کمرشل بنک سرگودہا روڈ۔ ۳۔ ربوہ کیورٹیو سنٹر ڈاکٹر راجہ ہومیو گولبازار۔ ۴۔ راولپنڈی کیورٹیو سنٹر الحبیب لوہٹر بازار۔ ۵۔ مردان کیورٹیو سنٹر قیوم میڈیکل سرفراز گنج۔ ۶۔ پشاور کیورٹیو سنٹر علی برادرز خیبر بازار۔ ۷۔ کراچی کیورٹیو سنٹر ۲۵/۲ و ائی۔ پی ای سی ایچ سوسائٹی۔

خالص شہد — تازہ عرق

اور
عمدہ مربہ جات
نیز
اپنی جملہ طبی ضروریات کیلئے
دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ
کو یاد رکھیں

ہر قسم کی انگریزی ادویات کی خرید
اور نسخہ جات کی تیاری کے لئے
لائق صد اعتماد مرکز

الکیمسٹس
فون ۴۱۶۶۴
(EL- KEMISTS)
سٹیلائٹ ٹاؤن - راولپنڈی
منظور شدہ کیمسٹس برائے واپڈا ریڈیو پاکستان پاکستان اٹامک انرجی کمیشن۔ اور۔ ایم سی پی ایل کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں

اعلانِ تعطیل

۱۴؍اگست ۱۹۷۷ء کو یوم آزادی کی تقریب پر دفتر الفضل میں تعطیل ہو گی اسلئے اس روز پرچہ شائع نہیں ہو گا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔ (مینیجر الفضل)

ربوہ میں
جائیداد کی خرید و فروخت

ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے ربوہ میں ایک باقاعدہ رجسٹرڈ ادارہ ایک عرصے سے آپ کی خدمت کر رہا ہے۔ ہمارے پاس ربوہ شہر اور مضافات میں ہر قسم کے پلاٹ اور زرعی زمین برائے فروخت موجود ہے۔ نیز ربوہ کے ہر محلہ میں مکان بھی خرید سکتے ہیں — ہمیں آپ اپنی خدمت کے لئے ہر وقت مستعد پائیں گے۔

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ انس مارکیٹ متصل قومی مرکزی بچت بلیک ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴